امن مذاکرات میں تعطّل — وٹی کن اور "ورلڈ کونسل آف چرچز" کے رہنماؤں کا اظہارِ خیال

پوپ جان پال دوم نے "فلسطینی قومی اتھارٹی" کے ایک سرکاری وفد کا استقبال کرتے ہوئے فلسطینی عوام کی افسوس ناک صورت حال پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ "تنظیم آزادیٔ فلسطین" کی مجلسِ عاملہ کے رکن جناب جرجوعی فلسطینی اتھارٹی کے وفد کی قیادت کر رہے تھے۔ وٹی کن اور برطانیہ کے لیے "تنظیم آزادیٔ فلسطین" کے نمائندے جناب عفیف صفیح بھی وفد میں شامل تھے۔ وفد نے صدر یاسر عرفات کا ایک خط پوپ جان پال دوم کو پہنچایا ہے۔

پوپ نے فلسطینیوں کی "تاسف انگیز حالت" پر باتیں کرتے ہوئے کہا کہ "افسوس! اُن کی قسمت میں ناانصافی، تشدّد اور غیر یقینی مستقبل کے سوا کچھ نہیں۔ اُن کے حقوق اکثر تسلیم نہیں کیے گئے اور پاؤں تلے روندے گئے ہیں"، تاہم اُنھوں نے اسرائیلیوں کو ایک بار پھر یقین دلایا کہ "کیتھولک چرچ تسلسل کے ساتھ اسرائیل کی سلامتی کے لیے آواز اٹھاتا رہا ہے، کیونکہ یہ بات چرچ پر پوری طرح واضح ہے کہ سلامتی، انصاف اور امن ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔"

روم میں متعدّد لوگ معاہدوں پر عمل نہ کرنے پر اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو اور اُن کی حکومت کو الزام دیتے ہیں، مگر پوپ، نیتن یاہو کو براہِ راست نشانۂ تنقید بنانے سے احتراز کرتے رہے ہیں اور حال ہی میں اُنھوں نے نیتن یاہو کو وٹی کن میں خوش آمدید بھی کہا ہے۔ ۱۶ جون ۱۹۹۷ء کو اُنھوں نے اپنے ایک خط میں اسرائیلی وزیر اعظم اور یاسر عرفات دونوں کو امن کے عمل سے وابستہ رہنے کی تلقین کی تھی۔

پوپ جان پال دوم سے ملاقات کے بعد عفیف صفیح نے بتایا کہ یاسر عرفات کا حالیہ خط پوپ کے مذکورہ بالا خط کے جواب میں ہے۔ یاسر عرفات نے خط میں قیامِ امن کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ "افق پر کوئی مثبت آثار نہیں ہیں۔" اسرائیل کی جانب سے سرحدوں کی بندش اور فلسطینیوں کی نقل و حرکت پر عائد پابندیوں کی وجہ سے فلسطین، اور بالخصوص بیت لحم، کی آبادی پر پڑنے والے تباہ کن اثرات واضح کیے گئے ہیں۔ وفد میں شامل بیت لحم کے میئر نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ متعدّد مسیحی اسرائیل کی جانب سے سرحدوں کی بندش کے سبب نقلِ مکانی پر مجبور ہو گئے ہیں۔

"ورلڈ کونسل آف چرچز" کے رہنماؤں نے قیامِ امن کے عمل میں ہٹ دھرمی پر مبنی "اسرائیل کی پالیسیوں" اور عالمی قائدین میں "جرأت کے فقدان" کو رکاوٹ بتایا ہے۔ فلسطینیوں کی حکومتِ خود اختیاری کے قیام میں عبوری معاہدوں پر عمل درآمد نہ ہونے کے حوالے سے اُنھوں نے کہا کہ "ہم اوسلو معاہدات کو عملی جامہ نہ پہنانے، نیز تشدّد اور امن مذاکرات کے تعطل کی پوری قوت سے مذمّت کرتے ہیں، کیونکہ یہ آئے دن کے تشدّد کا ایک بڑا سبب ہے۔ ("دی کرسچین وائس" - کراچی، ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۷ء)

افریقہ

تیونس میں کیتھولک مسیحی برادری

[اکتوبر - نومبر ۱۹۹۷ء میں شمالی افریقہ کے بشپ اپنی پنجسالہ زیارتِ روما کے سلسلے میں و.ٹی کن میں تھے۔ اس موقع پر پوپ جان پال دوم نے اُن سے ملاقات کی اور ۱۴ اپریل ۱۹۹۶ء کے اپنے دورۂ تیونس کی یادیں تازہ کیں، جس میں مقامی کیتھولک آبادی اور تیونس کے مسلمانوں نے اُن کا بھرپور استقبال کیا تھا۔ و.ٹی کن کے جریدے "فیدز" نے تیونس کے آرچ بشپ جناب فواد توال سے ملاقات کی اور تیونس کی کیتھولک برادری کے بارے میں رپورٹ شائع کی۔ ذیل میں اِس کے ضروری حصے کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

جناب فواد توال نے کہا کہ "ہمیں مقدّس باپ [پاپائے اعظم] کی گفتگو سے بہت حوصلہ ملا ہے، جنھوں نے ہمیں ایک چھوٹا، مگر فعال چرچ قرار دیا ہے۔" اپریل ۱۹۹۶ء میں اُن کے دورۂ تیونس سے ہمیں بڑی مدد ملی تھی۔ ہم تھوڑے ہیں، مگر ہم میں سے ہر ایک یسوع مسیح کا سچا وفادار ہے اور ہم اپنے مذہب کے مطابق اُسی طرح زندگی گزارتے ہیں جیسے کیتھولک ممالک میں لوگ گزار رہے ہیں۔ ہم سماجی انصاف کے چکر میں نہیں پڑتے اور نہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو اچھالنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہم تیونس میں اپنے مذہب کی گواہی دے رہے ہیں، اور ہمارے تجربے پر نظر رکھنے والوں کو ہم سے صرف اسی کی توقع رکھنا چاہیے۔ حکومتِ وقت کے ساتھ ہمارے مراسم ہیں تاکہ اپنی موجودگی قائم رکھیں، نہ کہ سماجی انصاف کا دفاع کرتے رہیں۔ تیونس سے باہر کے لوگ مجھ سے اکثر پوچھتے ہیں کہ ہم کس قسم کے چرچ ماڈل کی پیروی کرتے ہیں: چرچوں کے کوئی ماڈل نہیں ہیں، بلکہ صرف ایک "مسیح کا چرچ" ہے، مگر ہم یہ ضرور محسوس کرتے ہیں کہ سیاہ فام افریقہ کی نسبت مشرقِ وسطیٰ کے ہم